سیمانچل کا علمی فکری اور ادبی ترجمان

سالنامہ

انکشاف

سیمانچل

۲۰۲۴
2024

مدیر اعلیٰ

ڈاکٹر محمد سجاد عالم رضوی

مدیر مسئول

مفتی محمد مبشر رضا ازہر مصباحی

زیر اہتمام:

سیمانچل علماء کونسل

مرکزی آفس رمیر نگر، کدوا روڈ، بائسی ٹولہ، بائسی، ضلع پورنیہ، بہار

بیادگار شیخ المشائخ اخی سراج الحق آئینۂ ہند و مخدوم العالم قطب بنگال شیخ عمر علاء الحق پنڈوی علیہما الرحمہ

سیمانچل کا علمی فکری اور ادبی ترجمان

جلد ۱ — شمارہ ۱

سالنامہ

سیمانچل انکشاف

سنہ ۲۰۲۴ء

مجلس ادارت

مدیر اعلیٰ :	(ڈاکٹر) محمد سجاد عالم رضوی
مدیر مسئول :	(مفتی) محمد مبشر رضا ازہر مصباحی
مدیر اعزازی :	(ڈاکٹر) منظر الاسلام ازہری
نائب مدیر :	(مولانا) ابرار رضا مصباحی
معاون مدیر :	(مفتی) محمد رضا مرکزی
سرکولیشن منیجر :	(مولانا) ریحان رضا نظامی مرکزی
اشتہار منیجر :	(مولانا) محمد مبارک حسین نعوثی
کمپوزر :	(مولانا) شاہ الحمید مرکزی

مجلس ادارت

ڈاکٹر جلیس اختر نصیری	(رکن)
مفتی عبد البصیر اشرفی مصباحی	(رکن)
مفتی اشفاق احمد مصباحی	(رکن)
مولانا ڈاکٹر تنویر راشد رشیدی	(رکن)
مفتی نذر الباری جامعی	(رکن)
مفتی ساجد رضا مصباحی	(رکن)
مفتی مشتاق احمد امجدی	(رکن)
مفتی شہروز عالم مصباحی	(رکن)

مجلس مشاورت

مولانا خواجہ آصف رضا مصباحی	(رکن)
مولانا خواجہ ساجد عالم مصباحی	(رکن)
مفتی شہروز عالم اکرمی	(رکن)
مولانا شمشاد رضا مصباحی	(رکن)
مولانا احمد رضا احمد	(رکن)
مفتی کونین نوری مصباحی	(رکن)
مفتی فضیل حسینی مصباحی	(رکن)
مفتی افتخار احمد مصباحی	(رکن)
مفتی شاکر رضا قادری مصباحی	(رکن)

"کوئی بھی نسل یا قوم اس وقت تک کامیاب نہیں ہو سکتی ہے جب تک اپنے اسلاف کے خطوط و نقوش کو یاد نہ رکھے اور ان کی پاکیزہ سیرت کو مشعل راہ نہ بنائے۔ اور یہ اسی وقت ممکن ہے جب انسان قرطاس و قلم کے میدان میں شہسوار بن کر اپنی فکری جولانیت اور قلمی صلاحیت کا مظاہرہ کرے۔ اسی جذبہ کے تحت "سالنامہ انکشاف سیمانچل" کا وجود ہوا تا کہ اکابر و اسلاف کے افکار و خیالات سے نسل نو مستفیض ہو کر علم و تحقیق کے میدان میں نئے آفاق تلاش کرے۔"

ترسیل زر و مراسلت کا پتہ

سالنامہ سیمانچل انکشاف

مرکزی آفس منیر نگر کدوا روڈ، بائسی، ضلع پورنیہ بہار

پن نمبر: 854315 Mob:09510177400

قیمت عام شمارہ :— ۲۰۰

زیر اہتمام

سیمانچل علما کونسل

مرکزی آفس منیر نگر کدوا روڈ، بائسی، ضلع پورنیہ بہار

پن نمبر: 854315 Mob:09797031709

تزئین کار: مولانا عسجد رضا قادری

7797820610

(مقالہ نگار کی رائے سے ادارہ کا اتفاق ضروری نہیں ہے)

مدیر مسئول محمد مبشر رضا نے ایم ایم پرنٹر کانکی، اتر دیناج پور سے چھپوا کر آفس سالنامہ انکشاف منیر نگر، بائسی، کدوا روڈ، ضلع پورنیہ بہار سے شائع کیا ● کسی قسم کی قانونی کارروائی پورنیہ ہی کی عدالت میں کی جا سکتی ہے۔

فہرست

سیمانچل میں اسلام کے اولیں نقوش

مولانا محمد ساجد رضا قادری

سیمانچل ایک تعارف: مشرقی بہار کے اضلاع ؛پورنیہ، کٹیہار، ارریہ اور کشن گنج کو مشترکہ طور پر سیمانچل کہتے ہیں۔ یہ خطہ صوبۂ بہار کے انتہائی شمال مشرقی علاقے میں وقوع پذیر ہے جو دامن ہمالیہ میں نیپال سے جنوب گنگا و مہانندہ کے زرخیز علاقے میں 4994 مربع میل پر پھیلا ہوا ہے۔

ان اضلاع اربعہ کو سب سے پہلے ایم پی تسلیم الدین صاحب نے سیمانچل کا لقب دیا اور یہ ان کے عہد وزارت 1996 یا 1998ء کی بات ہے۔ اب تو اس نام کی شہرت کا ڈنکا چہار دانگ عالم میں گونج رہا ہے۔ دارجلنگ جو خطۂ کشمیر جنت نظیر سے مشابہ ہے، یہاں سے بہت ہی قریب شمال مشرق کی جانب واقع ہے۔ موسم سرما کی ٹھٹھرتی راتوں میں دارجلنگ کی پہاڑی پر جلنے والی قندیلوں کی روشنی سیمانچل کے ہر گوشے اور بلند مقامات سے صاف دکھائی دیتی ہے، نیز جاڑے کی صبح میں پیام مسرت لانے والا آفتاب اپنی زریں اور خوشگیں شعائیں سب سے پہلے جہاں پر بکھیرتا ہے، وہ ہمالیہ کی بلند و بالا اور فلک بوس چوٹی ہی ہے جو سیمانچل کے ہر گوشے سے صاف نظر آتی ہے۔ صرف اتنا ہی نہیں بلکہ اس سرزمین میں متنوع اصناف کے گل بوٹے کھلے ہوئے ہیں، جو اپنی سرسبزی، شادابی، ہریالی اور سدابہار گلستانوں کی بھینی بھینی مہک، ہزار داستان بلبل کی چہک داد لیتی آئی ہیں۔

اپنی جائے پیدائش تو ہر کسی کو عزیز ہوتی ہے۔ اپنے گھر کی تعریف خود کروں تو کوئی خودستائی کا الزام دے سکتا ہے، لیکن اگر کوئی دوسرا تعریف کرے تو کوئی لب کشائی نہیں کرتا، کیوں کہ وہ واقعی تعریف ہی ہوتی ہے، اس لیے خود سے کچھ نہ کہہ کر اہل عرفان و نظر کی نگاہوں سے دیکھنے کی کوشش کرتے ہیں۔

چناں چہ اس سرزمین اور اس کے مکینوں کے مداح ہر زمانے میں رہے ہیں، لہٰذا مشہور چینی سیاح ہوین سانگ نے اپنا مشاہدہ لکھا ہے کہ یہاں کی آبادی گھنی اور باشندے بہت دھنی ہیں۔ کردار اچھی اور بدھا پیرمی [علم دوست] ہیں۔ [1] ابن بطوطہ نے رزق کی فروانی اور قیمت کی ارزانی کے ساتھ آب و ہوا کی خرابی کو دیکھا تو اپنے سفرنامے میں اسے ''دوزخست برنعمت'' یعنی دوزخ پرنعمت کدہ'' سے تعبیر کیا۔ [2] یہی خیال وقائع عبدالقادر خانی کا بھی ہے۔ [3] لیکن ان کی رعنائی و رعونت پر فریفتہ سلطان بلبن کا بیٹا بغرا خان بھی تھا جس نے ہندوستان کے تخت و تاج کو ٹھکرا کر اس کی دل ربائی پر فدا ہو گیا اور دارالسلطنت دہلی میں پورے ہندوستان کی حکومت کے لطف و سرور کو ہندوستان کے ایک گوشہ کی حکمرانی پر قربان کر دیا۔ [4] اسی دلکش و پر بہار خطہ کی خوبصورتی سے متاثر ہو کر جہان دیدہ شہنشاہ ہند نصیر الدین ہمایوں نے ''جنت آباد'' کا لقب دیا۔ مورخ قاسم فرشتہ بن ہندو شاہ نے اسے ''مصر از بہتر بود'' لکھا۔ [5]

آبادی کا آغاز: سیمانچل کا خطہ حضرت نوح علیہ السلام کے زمانے سے آباد چلا آرہا ہے۔ حضرت ہند بن حام بن نوح علیہ السلام کے نام سے ملک ہند آباد ہوا، ان کے چار بیٹے مشہور ہوئے: پورب، بنگ، دکن، نہر وال، انہیں کی نسلیں پلی بڑھیں اور کثرت سے ملک میں پھیلیں، اور ان کے نام سے شہریں آباد ہوئیں، بنگ کی اولاد سے ملک بنگال اور پورب کی نسل سے ملک پورب [جون پور و پٹنہ اور اس کے اطراف] ملک پوربی کہلایا، بہار کوئی ملک نہ تھا، بلکہ وِیہار ایک مدرسہ تھا جو بعد میں بہار ہو گیا اور اسی کی نسبت

سے بعد میں ایک صوبہ بہار وجود میں آیا، لہٰذا بحیثیت مجموعی پورب اور بنگ کی نسل سے سیمانچل کی سرزمین آباد تھی، ملک ہندوستان میں سب سے پہلا راجہ پورب کی نسل سے ہوا۔ فرشتہ رقم طراز ہیں:

ہند کے تیسرے بیٹے بنگ کے گھر بہت سی اولادیں ہوئی، انہوں نے ملک بنگالہ آباد کیا، چوتھے بیٹے پورب کے ہاں جو ہند کا سب سے چھوٹا بیٹا تھا، بیالیس [۴۲] بیٹے پیدا ہوئے، اور کچھ ہی عرصے میں ان کی اولاد اس قدر بڑھی کہ انہوں نے ملک کے انتظام کے لئے اپنے خاندان میں سے ایک شخص کشن نامی کو اپنا سردار اور فرماں روا بنایا۔[6]

راجہ کشن ایک مسلمان فرماں روا تھا اور ان کی نسل میں بھی کئی پشتوں تک لوگ مسلمان تھے۔ یہ کشن وہ مشہور سری کرشن نہیں ہے بلکہ یہ کشن پورب بن ہند بن حام بن نوح کے بیٹے یا پوتوں میں سے تھے، یعنی کشن نوح علیہ السلام کے پوتے یا پڑپوتے ہوتے ہیں، اور یہ وہ زمانہ تھا جب کہ ابھی تک بارے دیگر یعنی طوفان نوح علیہ السلام کے بعد بت پرستی کا آغاز نہیں ہوا تھا، اسلام ہی کا بول بالا تھا، جیسا کہ قاسم فرشتہ کے حسب ذیل بیان سے واضح ہے۔ ''چوں کہ حضرت نوح علیہ السلام کے پوتے ہند نے اپنے بزرگوں کو خدا کی عبادت اور اطاعت گزاری کرتے ہوئے سنا اور دیکھا تھا، لہٰذا [وہ خود بھی اسی راہ پر گامزن رہا اور] اس کی اولاد بھی کئی نسلوں تک اسی مشرب کی پیروی کرتی رہی''۔[7]

لہذا کشن کی مدتِ حکومت 400 چار سو سال ہے، پھر اس کی جگہ مہاراج نے حکومت کی باگ ڈور سنبھالی۔ اس نے ایک عالی شان شہر آباد کیا اور دور دراز سے اہل علم کو بلا کر اس میں بسایا، اس شہر میں بے شمار مدرسے اور عبادت گاہیں بنوائیں جس کا نام شہر بہار ہے۔ ان کی مدتِ حکومت سات سو سال ہے، اس کی وفات کے بعد کیشوراج جو باپ کا بڑا بیٹا تھا، تخت وتاج کا جانشیں ہوا، یہی وہ راجہ ہے جس کی حکومت کا سراغ سیمانچل کی سرزمین میں ملتا ہے، گوندوارہ عہد فوج داری میں ایک ڈویژن کی حیثیت سے معروف تھا، جو کٹیہار سے 28 کلومیٹر مشرق میں واقع ہے،[8] چناں چہ یہی وہ مقام ہے جو تاریخ سے ماقبل میں علاقہ سیمانچل کا دارالسلطنت تھا، اور راجہ کیشوراج کالپی سے سفر کر کے یہاں پر آیا تھا، جیسا کہ قاسم فرشتہ رقم طراز ہیں:

''کیشوراج ھم دراول سلطنت ہر برادری را بہ طرفی فرستادہ خودراازراہ کالپی بہ کوندوارہ رسانیدوسرازدکن برآوردہ تاسرحد سنگل دیپ سواری کرد''۔[9]

کیشوراج نے اپنے عہد حکومت میں اپنے ہر بھائی کو مملکت کے کسی نہ کسی حصے میں بھیجا اور خود کالپی سے گوندوارہ آیا اور دکن سے سنگھل دیپ [لکھنوتی گور] تک کا سفر کیا۔

مورخ فرشتہ نے لکھنوتی گور کو سنگھل دیپ قرار دیا ہے اور بنگلہ زبان کی تاریخوں میں بھی گور ہی کو سنکل یا سنگھل دیپ کہا گیا ہے [10] اور جیسا کہ مولوی غلام حسین سلیم مالدہوی نے فرشتہ کے حوالے سے بھی لکھا ہے: ''شہر لکھنوتی کہ درزمانۂ سابقہ دارالسلطنت بنگالہ بود، از تعمیرات سنگلدیب است، گویند وقتی کہ فیروز رائے راجہ ہند از رستم دستان شکست خوردہ بہ ترہت گریخت واز آنجا ھم بکوستان جھارکھند وگوندوارہ گریختہ فوت شد''۔[11] اور اسی طرح بنگلہ زبان اور بنگال کی تاریخوں میں بھی گور ہی کو سنکل یا سنگھل دیپ کہا گیا ہے۔ لہٰذا اس سفرنامہ کی مختصر عبارت کو سمجھنے کے لیے الفنسٹن کا بیان کافی اہمیت کا حامل ہے، اس نے تاریخ ہندوستان میں ہندوستان کو قدرتی طور پر دو حصوں میں تقسیم دکھایا ہے، یعنی گجرات کے شمالی مغربی جنگل سے گنگا کے کنارے تک شمالی حصہ کو ہندوستان لکھا ہے، اور اس کے جنوب کو دکن قرار دیا ہے، بعد میں چل کر دریائے تنگ بھدرہ سرحدی علامت قرار پایا۔[12]

پہلے زمانے میں دراز سفر زیادہ تر تری کے راستے سے بذریعہ کشتی ہی کیا جاتا تھا، یہ سلسلہ انگریزی عہد تک چلتا رہا، اور دکن کا سفر براہ کشتی دریائے گنگا سے کیا جاتا رہا ہے، سیر ہندوستان

نامی کتاب کے مندرجات سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ لوگ اسی راستے سے ہی دکن کا سفر کرتے تھے،اور گونڈواڑہ دریائے گنگا سے زیادہ دوری پر واقع نہیں ہے۔[13]الغرض مورخ قاسم فرشتہ کی روایت کے مطابق کیشو راج ہندوستان کا سب سے پہلا فرماں رواکشن کے پوتے اور مہاراج کے بیٹے تھے۔اور کشن حضرت نوح علیہ السلام کے پڑپوتے یعنی پورب بن ہند بن حام بن نوح علیہ السلام کے بیٹے تھے،گویا کہ سیمانچل کی تاریخ کا آغاز کٹیہار کی سرزمین سے ہوتا ہے۔

راجہ منیر رائے ایک علم دوست اور سخی شخص تھا،لیکن حکومت کے معاملے میں ناکام ونامراد حکمران ثابت ہوا۔پنجاب ہمیشہ سے اہل ایران کے قبضے میں تھا،سام بن نریمان کے انتقال کے بعد منوچہر کی حکومت میں کمزوری لاحق ہوئی،تو ایک طرف سے افراسیاب نے اس پر حملہ کیا،اوردوسری جانب سے پنجاب میں منیر رائے حملہ آور ہوئے اور قبضہ کرلیا جب سے پنجاب ہندوستان کے راجاؤں کے قبضے میں رہا،لیکن ایران کا مشہور عالم رستم کے ہاتھ ایرانی حکومت کی باگ ڈور آئی،تو اس نے جب پنجاب کی واگزاری کے لیے حملہ کیا تو منیر رائے اس کا مقابلہ نہ کرسکا،اور ترہت میں بھاگ نکلا،پھر جب رستم نے ترہت کاارادہ کیا تو منیررائے دریائے گنگا کے کنارے کنارے جھارکھنڈ کے راستے سے گونڈواڑہ چلا آیا،یہیں سے کشن کے خاندان سے حکومت بیزار ہوگئی۔منیررائے کی بے وفائی اور بدعہدی کے سبب رستم نے ہندوستان کی حکومت ان کے بیٹوں کے سپرد کرنا مناسب نہ جانا،اس لیے تخت ہند پر سرداروں میں سے ایک سورج نامی کو بٹھایا،جو اسی مقصد سے ان کے پاس پہنچا ہوا تھا۔[14]

ہندوستان میں بت پرستی کا آغاز:

راجہ سورج نے ہندوستان میں اپنی حکومت کو بہت مضبوط اور طاقت ور بنایا،ان کی عظیم الشان سلطنت دریائے بنگالہ سے لے کر دکن کی سرحد تک پھیل گئی۔اس نے اپنی عہد حکومت میں زراعت اور بستیوں کی آبادکاری کی طرف بہت توجہ کی۔لیکن ان اصلاحات کے ساتھ ساتھ ہندوستان کی سرزمین میں پہلی بار اسی راجہ کے زمانے میں بت پرستی کا آغاز ہوااور وہ خود بت پرستی میں مبتلا ہوا،رعایا نے بھی اسی کی تقلید کی،جب سے آج تک ہندوستان ایک بت کدہ مشہور ہے۔[15]

ہند میں اسلام کی نشائۃ ثانیہ: عرب کی سرزمین میں اسلام کی آخری کرن اللہ تعالی کے آخری نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کاظہور ہوااور دیکھتے ہی دیکھتے ایک انقلاب برپا ہوگیا۔کچھ ہی مدت میں آدھی دنیا فتح کرلی،حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہی کے حین حیات ہندوستان سمیت پوری دنیامیں شہرت ہوگئی تھی۔ہندوستان میں اگرچہ آپ کی حیاتِ ظاہری میں کسی صحابی کا بغرض تبلیغ آنے کی روایت نہیں ملتی،مگر عرب تجاروں کا آنا ناممکن نہیں ہے،جنہوں نے بعثت نبوی کی خبر دی ہو،نیز معجزۂ شق القمر سے متعلق مشہور ہے کہ ہند سے متعدد راجاؤں نے اس کا مشاہدہ کیا تھا،سنبھل اتر پردیش میں بتایا جاتا ہے کہ یہاں کے راجہ نے اس معجزہ کو دیکھ کر بعد تحقیق یادگار کے طور پر ایک مسجد بنام ''شق القمر'' تعمیر کیا تھا جو کہ آج بھی دعوتِ نظارہ دے رہی ہے۔[16]یوں ہی کیرالا کے ایک راجہ زمودن نامی نے بھی اس معجزہ کی زیارت کی تھی،جیسا کہ مولانا ابومحمد ویلتوری لکھتے ہیں:

''وانه بعث الى الهند سرية تحت امارة مغيربن شعبه ووصلواالى كالى كوت وكان فيه ملك يقال له زمودن ولماسمع اخباره [ﷺ]ومعجزه شق القمر وكان هوواهل البلد ممن شاهدوهااستفسرعن تلك الواقعة ووقتها فاخبروه فلماطابق اخبارهم لماشاهدوه اسلم ذلك الملك واهل البلد وكان ذلك سنة سبع وعشرين من الهجرة١ھ۔''[17]

یعنی یہاں پر صرف تنہا راجہ ہی اس واقعہ کے عینی شاہد نہیں تھے، بلکہ پورا شہر گواہی دے رہا تھا،نیز ہردھرم کے علما آخری رسول کی بعثت کے منتظر تھے،اس لیے ایک الگ ہی روحانی غلغلہ تھا جو آفاق وانفس میں گونج رہا تھا اور جب بعثت کی خبر

مشہور ہوئی تو اسی سبب سے دنیا بھر کے راجگان نے عقیدت میں تحفے وتحائف پیش کیے، اور اسی عقیدت میں ہندوستان سے متعدد راجاؤں نے بھی تحفے وتحائف اور وفود بارگاہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم میں روانہ کیے تھے۔

لہٰذا بنگال بھی انہیں صوبہ جات وممالک میں سے ہے جہاں پر صحابۂ کرام کے آنے کا کوئی ثبوت تو نہیں ہیں مگر یہ قطعی ہے کہ اہل بنگال کے باشندے بھی انہیں ایام میں پوری طرح آخری نبی کی بعثت سے باخبر ہو چکے تھے، اور راجگانِ ہند کی طرح انہوں نے بھی بارگاہ رسالت ﷺ میں تحفے اور تحائف بھیجے، اگر چہ ہندوستان سے جانے والے وفود اور تحفے، بعض کے تحفے سر راہ ہی رہ گئے، اور کسی کا تحفہ وفات کے بعد پہنچا، لیکن ایک خوش نصیب راجہ کے تحفہ کو وہ سعادت نصیب ہوئی، کہ انہیں نہ صرف بارگاہ رسالت میں شرف باریابی ملا، بلکہ حضور اقدس ﷺ نے انہیں استعمال بھی فرمایا، جیسا کہ امام حاکم نے ایک روایت لکھی ہے: اهدى ملك الهند الى رسول الله ﷺ جرة فيهازنجبيل فاطعم اصحابه قطعة قطعة واطعمنى منها قطعة۔[18]

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہندوستان کے بادشاہ نے رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں ایک مٹکا بھیجا جس میں سونٹھ تھی، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا ایک ایک ٹکڑا اپنے صحابہ کرام کو کھلایا اور ایک ٹکڑا مجھے بھی کھلایا۔

حدیث میں ذکر کردہ تحفہ کس راجہ کا تھا، تاریخ اس بات پر خاموش ہے، البتہ مورخین کا خیال ہے کہ وہ کوئی ملک بنگال کا راجہ تھا، جس کا تحفہ بارگاہ رسالت میں شرف باریابی حاصل کی تھی، جیسا کہ "تحف والهداياللخالدين"[متوفيان مولفين 380ھ/ 381ھ] کے دسویں باب میں بایں عنوان "فی ذكر شئی من هداياملوك الاطراف للسلطان ومكاتبتهم اياه" ہندوستان کے دھمی [یادھمہ خاندان] راجہ کا خط اور خلیفہ مامون رشید کے جواب کو نقل کیا ہے، خط کے آغاز میں مرقوم ہے۔"من رهمى ملك الهند،وعظيم اركان الشرق" [19] لیکن قاضی رشید بن زبیر کی "کتاب الذخائر والتحف" میں رھمی کی بجائے دال سے "دھمی" ہے، "وكتب دهمى ملك الهند الى عبدالله المامون بالله مع هدية اهداهااليه" اور اس کے حاشیہ میں بھی "دھمی" دال ہی نقل کیا ہے۔ "راجع ايضاً التحف والهداياللخالدين [الباب العاشر]اما دهمى ملك الهند فلم يتحقق الى الآن ...،فيقال هو ملك بنغال [شرق باكستان]اشاراليه سليمان التاجر والمسعودی وابن خرداذبه وغيرهم"[20]

اور "تاریخ اسلام برہما وارکان" بھی آخر الذکر ہی کی تائید کرتی ہے، لہٰذا ارکان بنگال ہی کا ایک صوبہ تھا، جو مشرقی ہند کے ساحلی علاقہ پر مشتمل ہے، اور چٹا گانگ سے لے کر برما تک وسیع تھا، لہٰذا ارکان [برما] کی تاریخ میں دھمی یا دھمہ خاندان کی حکومت کافی لمبے عرصہ تک رہی، ایک سرا اس کا خلیفہ مامون رشید کے عہد میں دیکھنے کو ملتا ہے، اور دوسرا سرا سولہویں صدی عیسوی میں شاہ شجاع کے عہد تک دراز ہے۔[21] نیز شاید اسی خاندان کی نسبت سے ایک کتاب "دھمپد" نام سے ہے، جس میں مہاتما بودھ کی تعلیمات مرقوم ہیں، اس لیے بعض مورخین کا گمان ہے کہ اس دھمہ یا دھمی خاندان کی حکومت مامون رشید سے صدیوں پہلے بھی رہی ہو، اور اسی خاندان کے کسی دھمی راجہ نے وہ تحفے بارگاہ رسالت میں بھیجے ہو، جنہیں حضور اقدس ﷺ نے استعمال فرمایا تھا، جیسا کہ قاضی اطہر مبارک پوری کا خیال ہے، لکھتے ہیں:

یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ ہندوستان کے کس راجہ نے یہ ہدیہ بھیجا تھا، اس زمانہ میں بنگال کے راجگان رہمی اطراف وجوانب کے بادشاہوں کے یہاں بیش بہا ہدایا وتحائف بھیجا کرتے تھے جن میں یہاں کی زنجبیل خاص طور سے ہوا کرتی تھی، قاضی رشید بن زبیر نے "کتاب الذخائر والتحف" میں ہدایا کو تفصیل سے بیان کیا ہے، ہوسکتا ہے کہ اسی رھمی [دھمی] خاندان کے کسی راجہ نے بارگاہ نبوت میں نذرانہ عقیدت پیش کرنے کی توفیق پائی ہو۔[22]

غرض یہ ایک محض خیال نہیں ہے بلکہ ایک تاریخی قرینہ ہے، ہندوستان کی سرزمین میں صحابۂ کرام کے توسط سے اسلام کی نشاط ثانیہ ہوگئی تھی، بھڑوچ، ٹھانے، کیرالہ میں صحابۂ کرام علیہم الرحمن کے قدم پڑ چکے تھے، بلکہ بہت سے صحابہ کرام ان صوبہ جات میں ابدی طور پر محوِ خواب بھی ہیں، لہٰذا اگر چہ بنگال کی سرزمین میں صحابہ وتابعین کرام کے آنے کا کوئی ثبوت نہیں ہے، مگر اس سے معلوم ہوتا ہے کہ بارگاہ رسالت میں شرف باریابی حاصل کرنے والا تحفہ بہر حال بنگال ہی کا تھا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات 11ھ (گیارہ ہجری) میں ہوجاتی ہے، اور اس کے تقریباً چار برس بعد 15ھ کو تھانے [ممبئ] اور بھڑوچ [گجرات] میں صحابۂ کرام کی ایک تعداد نے حملہ کیا تھا۔ [23] اور اس کے بعد ہی سے ایک نہ تھمنے والا سلسلہ جاری ہوجاتا ہے، بغرض تجارت اور ساتھ ہی تبلیغ دین کے مقصد سے صحابہ کرام مختلف اوقات ومختلف ممالک وصوبہ جات میں آتے رہے، جیسا کہ کیرالا سے متعلق ابو محمد ویلتوری رقمطراز ہیں:

"واخبرنی بعض من اثق به انه رای قدام المسجد القديم فی کالی کوت قبيل عمارته لوحا معلقا باعالی المسجد کتب فيه ان بناء ذلك المسجد سنة ثنتين وعشرين من الهجرة قال قد قرآته والتار يخ المکتوب فيه [بو يد]قالوايذکر ان قبر رافع ورفاعة البدر ين فی جوار ذلك المسجداه"۔[24]

پھر ان کے بعد دعوت وتبلیغ کے سلسلے کو ہر قرن اور دور میں علما ومبلغین اولیا وصالحین نے جاری رکھا، لہٰذا مامون رشید کے عہد تک اندرون ہند کے مرکزی مقامات میں بھی عرب تجار اور مبلغین واولیا وصالحین پہنچ چکے تھے۔ لہٰذا برما اور چٹا گانگ سے راج شاہی دور ہیں، لیکن عہد مامونی میں برما کی طرح راج شاہی میں بھی عربی مسلمانوں کی آمد ہوگئی تھی، جیسا کہ ڈاکٹر انعام الحق نے اپنی کتاب "مسلم بنگالی ادب" کے صفحہ 6 پر [25] اور اعجاز الحق قدوسی نے تذکرۂ صوفیائے بنگال کے صفحہ 47 پر لکھا ہے۔[26]

لہٰذا راج شاہی [موجودہ بنگلہ دیش] سے موجودہ سیمانچل کا خطہ محض 200 / دوسو کلومیٹر دور ہے، لیکن کسی زمانے میں قدیم پورنیہ کی سرحد اور راج شاہی کی سرحد ایک ہی ہوا کرتی تھی، بلکہ راج شاہی کچھ عرصہ کے لیے پورنیہ کا ضلع بھی تھا۔[27] لہٰذا عہد مامونی میں دریائے مہانندہ کے مشرقی حصے کو برندرہ دیش اور مغربی علاقے کو راڑ دیش کہا جاتا تھا، اور یہ دونوں دیش بنگال کے ان سات صوبوں میں سے تھے، جو تاریخ سے ماقبل اور مابعد بھی صدیوں تک بٹے رہے، جن کا اتحاد عہد اکبری میں ہوا، لیکن سیمانچل کا جغرافیہ ہمیشہ بنگال ہی کا ایک حصہ رہا ہے۔[28] پھر کوئی وجہ نہیں ہے کہ راڑ دیش میں مسلمان مبلغین اس دور میں نہ آئے ہوں۔ بلکہ اگر میں کہوں کہ [1204ء میں] ترکوں کی اسلامی حکومت قائم ہونے سے قبل سیمانچل کی تمام شیخ برادری عرب سے تشریف لائے تھے، تو بے جا نہیں ہوگا، جیسا کہ بکانن ہملٹن نے "اکاؤنٹ آف ڈسٹرک پورنیہ" کے ص: 196 میں لکھا ہے۔

Except artists, all the remaining Muhammedans call themselves Sheykhs, as claiming a descent from the gentry of Arabía,[29]

یعنی مسلم فن کاروں کے علاوہ باقی تمام محمد ین اپنے آپ کو شیخ کہتے ہیں، کیوں کہ وہ عرب کے شریف النسل ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں، اور اس نے اس دعوی پر دلائل بھی قائم کئے اور حق بجانب بھی قرار دیا ہے، لہٰذا ان کے آنے کے زمانے کا تعین کیا جائے تو عہد صحابہ وتابعین سے نہیں تو کم از کم عہد مامون سے شروع ہوکر بارہویں صدی عیسوی تک محیط ہے، جیسا کہ ڈاکٹر انعام الحق نے لکھا ہے۔

آٹھویں صدی عیسوی سے ایک اور نسل کا خون بنگالیوں کے خون میں شامل ہونا شروع ہوا، اس صدی میں بنگال میں سامی نسل کے لوگوں کی آمد شروع ہوئی، پہاڑ پور ضلع راج شاہی میں

حال ہی میں خلیفہ ھارون الرشید [786 تا809ع] کے عہد کاایک سکہ دستیاب ہوا ہے جس سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ سامی عرب اس زمانے میں بنگال میں تجارت بلکہ تبلیغ دین بھی کرتے تھے،انہوں نے چٹگام میں ایک امیر کے تحت ایک مرکز بھی قائم کیا تھا،سلطان بایزید بسطامی [874ع] جیسے درویش تبلیغ اسلام کا کام کرتے رہے۔[30]

پھر ترک آئے ،بختیار خلجی بھی ایک ترک جوان تھا،سیمانچل کاعلاقہ 1204ء کو اسلامی حکومت میں شامل کیا،اس وقت سیمانچل کاصدر مقام بارسوئی تھا،جہاں پر بختیار خلجی نے فتح کر کے اپنے نام کا خطبہ وسکہ رائج کیا تھا،جیسا کہ محمد قاسم فرشتہ نے لکھا ہے۔

ولایت لکھنوتی رابابسیاری از پرگنات بنگالہ متصرف شدہ خطبہ وسکہ آن ممالک جاج نگر وبہارودیوکوت وبارسوئی بنام خودکرد۔[31]

ان شواہد کودیکھ کر یہ بات حق الیقین کی حد تک جا پہنچی کہ سیمانچل میں آبادتمام شیخ برادری کی آمد کا سلسلہ عہد مامونی سے شروع ہوگیا تھا،اس لیے آج ان کی تعداد تمام مسلم برادری سے زیادہ ہے، لہٰذا پھر ان کے بعد سادات، بعدہ حبشی اور پٹھان، پھر ایران سے اہل تشیع وغیرہ آئے،الحاصل موجودہ ضلع کٹیہار کی سرزمین سے سیمانچل کی پہلی آبادی کا سراغ ملا،سیمانچل کی تاریخ کا آغاز بھی اسی سرزمین سے ہوا،اوراسی خطہ سے اسلامی حکومت کی شروعات بھی ہوئی۔

مصادرومراجع

[1] ہوین سانگ کا بھرمن ورتانت [ہندی] ص:536: مطبوعہ [مطبع کا نام اورسن اشاعت ندارد]

[2] رحلۃ ابن بطوطہ [عربی] ص؛622 مطبوعہ دارالحیاء العلوم بیروت لبنان سن اشاعت 1407ھ/1987ء

[3] علم وعمل [وقائع عبدالقادر خانی] جلداول [اردو] ص: 106 مطبوعہ ایجوکیشنل پریس پاکستان چوک کراچی

[4] آب کوثر؛[اردو] ص 109 مطبوعہ ادارہ ثقافت اسلامیہ،کلب روڈ،لاہورسن اشاعت 1979

[5] خلاصۃ التواریخ [فارسی] از سجان رائے بٹالوی: ص48 مطبوعہ اے ٹی جے اینڈسنس پریس دہلی 1918 /تاریخ فرشتہ [اردو] ص؛456 مطبوعہ نفیس اکیڈمی لاہور

[6] [تاریخ فرشتہ جلداول اردو؛ص:32 مطبوعہ المیزان لاہور پاکستان

[7] تاریخ فرشتہ:[اردو] جلد1؛ص35 مطبوعہ المیزان لاہور پاکستان

[8] ایسٹرون انڈیا[انگریزی] جلد3 از مونٹ گمری مارٹن ص704 مطبوعہ لندن

[9] تاریخ فرشتہ ازآغاز تابابر ص53: مطبوعہ مرکز تحقیقات رایانہ ای قائمہ اصفہان

[10] تاریخ فرشتہ: جلد 1 ص؛ 36 [اردو] مطبوعہ المیزان لاہور پاکستان

[11] ریاض السلاطین [فارسی] ص:28 مطبوعہ برائے ایشیاٹک سوسائٹی بنگالہ

[12] تاریخ ہندوستان ص 1 تا 3 مطبوعہ 1866ء از الفنسٹن

[13] سیر ہندوستان:ص23 مطبوعہ کرسچن سوسائٹی انارکلی لاہورسن اشاعت 1887

[14] تاریخ فرشتہ جلداول صفحہ 34 مطبوعہ نفیس اکیڈمی لاہور

[15] تاریخ فرشتہ جلداول صفحہ 34 مطبوعہ نفیس اکیڈمی لاہور

[16] مصباح التواریخ معروف بہ تاریخ سنبھل ص 61 مطبوعہ 2002ء ناشر مکتبہ طیبہ سرائے ترین سنبھل

[17] الادلۃ القواطع علی الزام العربیہ فی التوابع :ص6 مطبوعہ استانبول ترکی سن اشاعت 1986

[18] المستدرک علی الصحیحین جلد[اردو مترجم]

5ص 747 شبیر برادرز اردو بازار لاہور سن اشاعت مئی 2013
[9 1] تحف والھدایا: للخالدین [عربی] باب دس، ڈیجیٹل نسخہ دار المستر سل العربی عام 1444ھ
[2 0] کتاب الذخائر والتحف : قاضی رشید بن زبیر [عربی] ص 21؛ طبع فی مطبعۃ حکومۃ الکویت 1959
[21] تاریخ اسلام بر ہماوارکان، مولفہ محمد خلیل الرحمن، صفحہ 111 مطبوعہ کلکتہ سن اشاعت 1946ء
[2 2] محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے کا ہندوستان: ص 173 مطبوعہ فرید بک ڈپو دہلی سن اشاعت 2005ء
[23] آب کوثر از شیخ اکرام: ص؛ 21 مطبوعہ فالکن پریس اردو بازار لاہور
[2 4] ادلۃ القواطع علی الزام العربیہ فی التوابع ،ص: 6 مطبوعہ استانبول ترکی سن اشاعت 1986
[25] مسلم بنگالی ادب : ڈاکٹر انعام الحق [اردو] مطبوعہ ادارہ مطبوعات پاکستان کراچی سن اشاعت اپریل 1957ء
[26] تذکرہ صوفیائے بنگال: اعجاز الحق قدوسی [اردو] مطبوعہ سویرا آرٹ پریس لاہور سن اشاعت 1965ء
[27] چانچل کی تاریخ [بنگلہ] ص: 6 مطبوعہ رکماری کمپوٹر چانچل تھانہ پاڑہ]
[28] ریاض السلاطین: ص 44] مطبوعہ برائے ایشیاٹک سوسائٹی بنگالہ
[29] اکاؤنٹ آف ڈسٹرک پورنیہ: از بکانن [انگریزی] مرتبہ 1809.10 مطبوعہ بہار اینڈ اڑیسہ ریسرچ سوسائٹی پٹنہ]
[3 0] مسلم بنگالی ادب : ص 6 / 7] ڈاکٹر انعام الحق [اردو] مطبوعہ ادارہ مطبوعات پاکستان کراچی سن اشاعت اپریل 1957ء
[31] تاریخ فرشتہ جلد دوم فارسی صفحہ 571]
''ابن خرداذبہ'' ہے یا ''ابن خردبہ''

ص: ۳۲۱ کا بقیہ
اور تعلیمی انقلاب برپا کرنے کے لیے سر جوڑ کر بیٹھیں۔ تعلیم و تعلم کے میدان میں مدارس اسلامیہ سیمانچل کی قدیم تاریخ و روایات کا احیا کریں۔ زمینی سطح پر اپنے منصوبوں کو عملی جامہ پہنائیں اور سیمانچل میں ایک عظیم علمی و دینی انقلاب پیدا کر کے سیمانچل کے مدارس اسلامیہ کو پھر سے تعلیم و تربیت کا عظیم گہوارہ بنائیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزا۔

دعا ہے اللہ تبارک و تعالی ہمیں اچھے اوصاف والی ایسی قیادت عطا کرے جو ان ذمہ داریوں کو بطریق احسن انجام دے سکے! آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم!